سوال

مرد پر عدت کب ہوگی اور اس میں کیا حکمت ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

مرد پر عدت نہیں بلکہ یہ تو صرف عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے ، چاہے طلاق کی ہو یا وفاۃ کی عدت یہ صرف عورت پر ہے ، صرف اتنا ہے کہ مرد کو پانچویں عورت سے شادی کرنے سے اس وقت تک منع کیا جائیگا جب تک اس کی چوتھی بیوی کی عدت ختم نہیں ہوجاتی

اور اسی طرح مرد کو بیوی کی عدت گزرنے تک اس کی بہن یا خالہ یا پھوپھی سے شادی کرنا منع ہے ، لیکن اسے عدت کا نام نہیں دینا چاہیے

حطاب رحمہ اللہ کا قول ہے :

" جب کوئی شخص چوتھی بیوی کو طلاق دے یا طلاق دے یا جنہیں جمع کرنا حرام ہے اس حالت میں اسے نکاح کرنے سے منع کرنے کو عدت کا نام دینا مجازا ہے ، اسے شرعی عدت کی حقیقت میں داخل نہیں کرنا چاہیے " واللہ اعلم " انتہی

دیکھیں : مواہب الجلیل (140/4).

اور الموسوعۃ الفقہیۃ میں درج ہے :

" عدت کے عرصہ میں آدمی کا انتظار کرنا :

فقہاء کرام کہتے ہیں کہ مرد پر عدت واجب نہیں ہے ، کیونکہ بیوی سے علیحدگی کے فورا بعد بغیر کسی انتظار کے اسے کسی دوسری عورت سے شادی کرنا جائز ہے ، صرف یہ ہے کہ اگر اس میں کوئی مانع ہو تو پھر وہ بیوی کی عدت ختم ہونے کا انتظار کریگا ، مثلا اگر وہ اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ یا بہن یا کسی اور عورت جس کے مابین جمع کرنا حرام ہے تو وہ انتظار کریگا ، یا پھر چوتھی بیوی کو طلاق دے تو وہ چوتھی کی عدت ختم ہونے تک کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کرسکتا جب تک پہلی کی طلاق رجعی کی عدت ختم نہ ہوجائے ، اس پر اتفاق ہے ، اور احناف کے ہاں طلاق بائن کی عدت ختم ہونے تک بھی نہیں کرسکتا ، لیکن جمہور کے ہاں اسے انتظار نہیں کرنا ہوگا ، بلکہ وہ شادی کرسکتا ہے

یہاں مرد کو شادی سے منع کرنے پر عدت کا اطلاق نہیں ہوگا کہ اسے عدت کا نام دیا جائے ، نہ تو لغوی اعتبار سے اور نہ ہی اصطلاحی اعتبار سے اسے عدت کہا جاسکتا ہے ، اگرچہ یہ عدت کے معنی پر محمول ہے

نفراوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عدت کی حقیقت سے مراد عورت سے منع کرنا ہے ، کیونکہ چوتھی کو طلاق دینے والے کو کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے سے روکنے کو عدت نہیں کہا جائیگا ، نہ تو لغوی اعتبار سے اور نہ ہی شرعی طور پر ؛ کیونکہ بہت ساری جگہوں پر وہ نکاح نہیں کرسکتا ، مثلا احرام کی حالت میں اور اسی طرح بیماری میں اس لیے یہاں ہم اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ عدت گزار رہا ہے

"انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقہیۃ (306/29).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

104777